REGD. No. L 5264

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بدستور ناساز ہے درد ابھی تک ہیں۔ احباب کرام حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

لاہور ۲ مئی۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی حالت ابھی تک اسی طرح تشویشناک دور میں ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے بھی حوصلہ افزا نہیں ہے۔ نقاہت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

مکرم مسعود احمد صاحب (واقف زندگی) عدن کیلئے روانہ ہو گئے

کراچی ۲ مئی۔ کراچی سے مکرم مقصود احمد صاحب (واقف زندگی) نے بذریعہ تار اطلاع ارسال کی ہے کہ ۳۰ اپریل کی صبح کو مکرم مسعود احمد صاحب (واقف زندگی) بذریعہ بحری جہاز عدن کے لئے روانہ ہو گئے۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کے منزل مقصود پر بخیریت پہنچنے کے لئے دعائیں فرماتے رہیں

۔ کراچی ۲ مئی۔ حکومت پاکستان کے ایک اعلان کے مطابق سابق شاہ ایران کی تعزیت کے طور پر ۶ مئی کو تمام سرکاری عمارتوں پر لوائے پاکستان سرنگوں رہے گا۔

ایکٹ تحفظ حقوق مزارعین کا فوری نفاذ۔ مالکان اراضی کا مزارعین کو بے دخل کرنیکا فعل قانوناً ناجائز قرار دیدیا گیا

لاہور ۲ مئی ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب نشتر گورنر پنجاب نے ایک نیا قانون موسومہ ایکٹ تحفظ واگذاری حقوق رعیتانہ پنجاب ۱۹۵۰ء وضع فرمایا ہے جس کی رو سے مزارعین کا زرعی زمین سے بے دخلی کے بارے میں تحفظ کیا گیا ہے۔ اس نئے قانون کا اثر ۱۵ جون ۱۹۴۹ء سے لے کر تاریخ نفاذ تک کی تمام بے دخلیوں پر ہو گا نیز یہ پرائیویٹ مالکان اراضی کے مزارعین کے آئندہ تحفظ کا بھی ذمہ لیتا ہے۔ اس قانون کا دخیلکاروں پر یا ایسے پٹے داروں پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔ جو کسی معاہدے یا حاکم مجاز کی ڈگری کے تحت مقررہ مدت کے لئے اراضی پر قابض ہوں۔ نیز ایسے مزارع بھی مستثنیٰ ہوں گے۔ جو حکومت لوکل باڈیز یا کسٹوڈین جائداد متروکہ کے تحت ہوں — پرائیویٹ مالکان اراضی نے مزارعین کو ۱۵ جون ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد بے دخلی کے جو نوٹس دیئے تھے۔ اور ان نوٹسوں کی تعمیل میں جو کارروائی اس ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ تک عمل میں آچکی ہو۔ اسے "ناجائز اور بے اثر" قرار دیا گیا ہے۔ کسی پرائیویٹ مالک اراضی کا جو مزارع قانونی طریقے پر ہیں۔ جبر سے یا بصورت دیگر ۱۵ جون ۱۹۴۹ء اور تاریخ نفاذ ایکٹ ہذا کے درمیان کسی وقت بے دخل ہو چکا ہو۔ کسی مجاز حاکم مال کو درخواست دے کر ایک شرط کے ماتحت بحال ہو سکتا ہے۔ بے دخل مزارع کی بحالی کی شرط یہ ہے۔ کہ اگر موجودہ قابض نے کاشت کے لئے زمین تیار کی ہو۔ تو اس کا محنتانہ یا اگر استادہ فصل ہو تو بے دخل مزارع اس کا معاوضہ قابض کو ادا کر دے۔

آئندہ کے لئے اس قانون کی رو سے پرائیویٹ مالک اراضی کے حقوق بے دخلی مزارعین کو بہت حد تک محدود کر دیا گیا ہے۔ کوئی بے دخلی اس وقت تک عمل میں نہیں آ سکے گی۔ جب تک کوئی مجاز حاکم مال فریقین کے دلائل سنکر حسب ذیل صورت حال کے متعلق مطمئن نہ ہو جائے۔

(الف) مالک اراضی کو کسی مزارع کی بے دخلی کا اس وقت حق حاصل ہو جائے گا۔ جب وہ ۱۲۵ ایکڑ تک آبپاش اور ۱۵۰ ایکڑ تک غیر آبپاش قابل کاشت اراضی کو خود کاشت کرنا چاہیئے۔ اگر اس بناء پر کسی مزارع کو بے دخل کرنے کے بعد مالک خود یا اپنے بیٹے یا پوتے کے ذریعہ اپنی زمین کاشت نہ کرے تو بے دخل مزارع کو اس کی درخواست پر اس زمین پر بحال کر دیا جائے گا۔ (ب) کوئی مزارع اس وقت بھی بے دخل ہو سکے گا۔ جب کوئی مجاز حاکم مال فریقین کے دلائل سنکر مطمئن ہو جائے کہ مزارع طے شدہ شرائط کے مطابق بٹائی ادا نہیں کر سکا۔ یا بٹائی کی عدم ادائیگی کی مہم میں حصہ لیتا رہا ہے۔ یا اپنی مزارعت کی خاص یا رواجی شرائط کے مطابق زمین کو کاشت نہیں کر سکا۔ یا کاشت کا انتظام نہیں کر سکا۔ یا زمین کو اس طریقے پر استعمال کرتا ہے جس سے زمین اس مقصد کے لئے بیکار رہ جاتی ہے۔ جس کے لئے اسے دی گئی ہے۔

نیا قانون ان علاقوں میں اور ان تاریخوں پر نافذ العمل ہو گا۔ جس کا اعلان صوبائی حکومت سرکاری گزٹ میں کرے گی۔ اور متعلقہ علاقوں میں دو سال تک نافذ رہیگا صوبائی حکومت اس میعاد میں کسی خاص یا تمام علاقوں کے لئے مزید دو سال کی توسیع کر سکتی ہے۔ اصل ایکٹ کو سارے صوبے کے لئے فی الفور نافذ العمل قرار دیا ہے۔

ڈاک و تار کے محکموں کی یونینوں کے مزید بارہ مطالبات منظور کر لئے گئے

کراچی ۲ مئی۔ خبر ملی ہے کہ حکومت پاکستان نے ڈاک و تار کے ملازموں کی یونینوں کے مزید بارہ مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ ابھی مزید ۸ مطالبات حکومت کے زیر غور ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد ان مطالبات کے بارے میں بھی حکومت اپنے عندیے کا اظہار کرے گی۔ ان بارہ مطالبات کی منظوری کی وجہ سے حکومت پاکستان ۵ لاکھ روپے سالانہ مزید خرچ کیا کریگی۔ واضح رہے کہ ان مطالبات کو ملا کر حکومت کل مزید خرچ ۵۸ لاکھ روپے سالانہ کا کیا کرے گی۔ یہ مطالبات اس اعلیٰ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق منظور کئے گئے ہیں۔ جو وزارت مواصلات نے اس سلسلے میں قائم کی تھی۔ یاد رہے مارچ کے شروع میں ان یونینوں نے حکومت کو ہڑتال کی دھمکی کا نوٹس دیا تھا۔ لیکن بعد میں وزیر مواصلات کے ہمدردانہ غور کے وعدے پر وسط مارچ میں یہ نوٹس واپس لے لیا تھا

امریکہ جنوبی کوریا کو روس سے نہ بچا سکے گا

واشنگٹن ۲ مئی۔ امریکہ سے روس جنوبی کوریا کو بہت آسانی سے حاصل کر لے گا۔ اس امر کا اعلان کل امریکی سینٹ کے تعلقات خارجہ کے ایک ذمہ وار ترجمان نے کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ کمیونسٹ فوجیں جنوبی کوریا پر بڑی پھرتی سے قبضہ کر سکتی ہیں۔ اور امریکی امداد کے باوجود روس کو اس پر قبضہ جمانے میں کوئی دقت نہ ہو گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کوریا امریکہ کے دفاعی منصوبوں کی کوئی لازمی کڑی نہیں ہے

خان لیاقت واشنگٹن روانہ ہو گئے۔

لنڈن ۲ مئی۔ آج شام کو وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان معہ اپنی بیگم اور ہمراہیوں کے صدر ٹرومین کے خاص طیارے "انڈی پنڈنس" میں واشنگٹن روانہ ہو گئے۔ ان متعدد لوگوں میں جنہوں نے آپ کو ہیتھرو کے ہوائی اڈے پر الوداع کہا برطانوی وزیر تعلقات دولت مشترکہ مسٹر گولڈن واکر کی شخصیت نمایاں تھی۔ آپ کے ہمراہ صدر ٹرومین کے نمائندے بریگیڈیئر لینڈ لے سفر کر رہے ہیں۔

سر اوون ڈکسن نے امیر البحر نمٹز سے ملاقات کی

لیک سکسس ۲ مئی۔ کشمیر میں کشمیر کو بیرونی فوجوں سے خالی کرنے کے لئے مجلس اقوام کے مقرر کردہ نمائندہ سر اوون ڈکسن نے کشمیر میں رائے شماری کے منتظم اعلیٰ امیر البحر نمٹز سے ملاقات کی۔ آپ اس سے پہلے مجلس اقوام کے نائب سیکرٹری جنرل اور دیگر عہدہ داروں سے بھی مل چکے ہیں۔ اور ایک اطلاع کے مطابق اس وقت تک کشمیر کے معاملے کے اصل پس منظر کے متعلق مکمل معلومات حاصل کر چکے ہیں۔ آپ ابھی ان ممالک کے سفارتی افسروں سے بھی ملاقات کریں گے۔ جنہوں نے کشمیر کی بحث میں دلچسپی لی تھی۔ اور اس کے بعد اس ہفتے میں کسی دن برصغیر پاک و ہند کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

— لنڈن ۲ مئی کراچی اور لنڈن کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون کے سلسلے کو سپین اور جبرالٹر تک توسیع دے دی گئی ہے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳۱ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۳ رمئی ۵۰ء

اِنِ الحُکمُ اِلّا لِلّٰہِ ——— اور ——— اَلاَرضُ لِلّٰہِ

جس طرح بعض ایسے لوگوں نے جو مسلمانوں کی موجودہ سیاسی لاچاری سے متاثر ہو کر قرآن کریم کے اس فصیح و بلیغ فقرہ ان الحکم الا للہ کے یہ محدود معنی کئے ہیں۔ کہ انبیا علیہم السلام کا منتہائے مقصود ہی یہ ہے۔ کہ وہ دنیا سے بنوک شمشیر غیر اسلامی اقتدار چھین کر حکومت الٰہیہ قائم کریں۔ اب بعض دوسرے لوگ قرآن کریم کے ایک اور فصیح و بلیغ فقرہ الارض للہ کے یہ معنی کرنے پر مصر ہیں۔ کہ تمام زمین چونکہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ اور چونکہ حکومت زمین پر اللہ تعالےٰ کی نمائندہ ہے۔ اس لئے تمام زمین کی مالک حکومت ہے۔ کسی فرد کو اس پر کوئی اختیار حاصل نہیں۔

ان دونوں گروہوں کا اصل مرض حکومت ہے۔ کہنے کو تو اول الذکر گروہ یہ کہتا ہے۔ کہ حکم اللہ تعالیٰ کا ہے۔ کسی انسان کا نہیں۔ لیکن دراصل وہ اپنے گروہ کی حکومت چاہتا ہے۔ جس کو وہ صالحین یا متقین کا گروہ کہتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی حکومت کے نام پر غیر صالحین یا غیر متقین پر اپنا حکم بالجبر قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس گروہ کے خیال میں صالحین کا فرض ہے۔ کہ وہ جس ملک میں رہتے ہوں۔ اپنی گروہ بندی کرے۔ ایک جماعت بنائے۔ اور اپنی طاقت بڑھائے۔ اور اتنی طاقت پیدا کرے۔ کہ آخر بزور حکومت کے سفید و سیاہ پر قبضہ کرلے۔ جب ذرا کر لے۔ تو پھر اپنی طاقت بڑھائے۔ حتیٰ کہ وہ ہمسایہ غیر اسلامی اقتداروں پر ہلہ بول سکے اور حملہ کر کے ان کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اسی طرح بڑھتے بڑھتے ساری دنیا پر قبضہ کرلے۔ اور غیر صالحین یا غیر مسلمو کو کہہ دے۔ کہ تم حکومت کے قابل نہیں۔ اس لئے تم کو ایسی جگہ پر مقرر نہیں کیا جاسکے گا۔ جس پر مقرر ہو کر اقتدار کا کوئی ٹکڑا تمہارے قبضہ میں آجائے۔ ہاں تم اپنے جاہلی طریق زندگی کو اختیار کرنے میں آزاد ہو۔ تمہارے جان و مال و آبرو کے ہم محافظ ہیں۔ لیکن تم کو کوئی ایسی حرکت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ جو ہم صالحین کے اقتدار پر اثر انداز ہو۔

قرآن کریم کو اس تنگ نظرانہ نظریہ سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ اس نے تمام انسانوں کو آزاد بنایا ہے۔ اور تمام الگ الگ انسانی گروہوں کو یہ آزادی دی ہے۔ کہ جس طرح چاہیں۔ وہ اپنے اجتماعی معاملات کو چلائیں۔ صرف اس نے ان کے سامنے ایک ایسا لائحہ عمل پیش کر دیا ہے۔ کہ جو دنیا کے ممکنات اور انسانی فطرت کے مطابق بہترین ہے۔ اور فرما دیا ہے۔ کہ عقل سے کام لیکر سوچو۔ کہ تمہارا اپنا طریق عمل درست ہے یا ہمارا پیش کردہ اور بس۔ اب جو چاہے ہمارا پیش کردہ طریق اختیار کرے یا اپنا نکالا ہوا طریق۔ اگر کوئی اپنے طریق کار پر کاربند رہنا چاہتا ہے۔ تو بے شک رہے۔ مگر اس کے انجام کی ذمہ واری اس پر ہی عاید ہوگی۔ لیکن اسکی جزا سزا جو ہوگی۔ وہ انصاف و عدل کے مطابق ہوگی۔ لیکن اگر کوئی ہمارے بتائے ہوئے طریق عمل کو اختیار کریگا۔ تو ہم اس کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اس کا انجام بخیر ہوگا۔ وہ انجام کار اس منزل مقصود کو پالیگا۔ جو ہم نے صحیح راستہ پر چلنے والوں کے لئے بنائی ہوئی ہے۔

جنّاتٍ تجری من تحتہا الانہار

یعنی باغ ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔

قد تبیّن الرشد من الغی

اس لئے ہم نے صراط مستقیم اور گمراہی کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ ہم کسی جبر کو پسند نہیں کرتے۔

لا اکراہ فی الدین

خواہ تمہاری انفرادی زندگی کے معاملات ہوں۔ یا اجتماعی زندگی کے خواہ تمہارے گھر کا انتظام ہو۔ ہمسائوں یا محلہ اور شہر والوں کے ساتھ تعلقات کا معاملہ ہو۔ سارے ملک کا اجتماعی سوال ہو۔ ہم نے سب کے لئے اپنا طریق عمل پیش کر دیا ہے۔ اور گمراہی کی برائیاں بھی ایک ایک کر کے بتادی ہیں۔ ؎

ایک طریق خانقہ ایک طریق میکدہ
چاہے یہ اختیار کر چاہے وہ اختیار کر

یہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ قرآن کریم کی تعلیم۔ اس میں انفرادی اور اجتماعی کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ یہ الٰہی اصول تمام زندگیوں۔ زندگی کے تمام پہلوؤں پر یکساں حاوی ہے۔ یہ اس زندگی کا بنیادی اصول ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے تکوین کی ہے۔ اور جس کو اللہ تعالےٰ اپنی جنت میں لے جانا چاہتا ہے۔

اصول یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس اختیار پر جو اس نے تکوینی طور پر انسانوں کو دیا ہے۔ ذرا بھی بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا۔ ذرا بھی دباؤ ڈال کر اس اختیار کو چھیننا نہیں چاہتا۔ یہ اختیار تو اسی کا عطا کردہ ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ہاتھ سے تو وہ ایک تحفہ ہم کو دے رہا ہے۔ اور دوسرے ہاتھ سے اسکو چھین لے۔ یعنی اپنے تکوینی قانون سے تو وہ ہم کو آزادی دے۔ اور اپنے الہامی قانون سے بالجبر اس آزادی کو چھین لے۔ بے شک وہ اپنے الہامی قانون سے بعض پابندیاں ہم پر لگاتا ہے۔ لیکن یہ پابندیاں وہ ہیں۔ جن کو ہم سوچ سمجھ کر انکی افادیت کو دیکھ کر قبول کرتے ہیں۔ ہمارا تکوینی اختیار ویسا ہی صحیح و سالم رہتا ہے۔ اگر ہم ان پابندیوں کو اختیار کرکے چھوڑنا چاہیں۔ تو چھوڑ سکتے ہیں۔ مگر پھر ہم پر وہی وبال پڑیگا۔ جو اس حالت میں پڑتا۔ جب ہم ان کو قبول نہ کرتے۔ یعنی انجام کار ہم اس گمراہی کے راستہ پر چلنے لگیں گے۔ جس سے ہم اس ہلاکت کے کنارے کھڑے ہو جائیں گے۔ جس کو قرآن نے جہنم کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اور جو

اُعدّت للکافرین

کافروں کے واسطے تیار کی گئی ہے۔

اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صرف افراد کو ہی مخاطب نہیں کرتا۔ گروہوں۔ جماعتوں اور حکومتوں کو بھی مخاطب کرتا ہے۔ اور سب کو فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر مخاطب کرتا ہے۔

لا اکراہ فی الدین۔ قد تبین الرشد من الغی

وہ قطعاً صالحین کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ تم بزور غیر اسلامی جماعتوں یا غیر اسلامی ملکوں کا اقتدار چھین لو کیونکہ یہ تو لامتناہی فتنہ کا باب کھولنا ہے۔ آخر صالحین اور صالحین بھی تو عروج و اقتدار کے لئے باہم ہنگامہ آرائی۔ قتل و غارت۔ فتنہ زائی کر سکتے ہیں۔ صالحین کا ایک گروہ کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم ہی صالحین ہیں۔ اور دوسرے غیر صالحین ہیں۔ اور اس کے برعکس۔ یہ جھگڑا کس طرح مٹ سکتا ہے۔ صرف اسی طرح کہ لا اکراہ فی الدین۔ کوئی فرد کوئی جماعت بالجبر اپنی حکومت دوسروں پر نہ ٹھونسے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تکوینی طور پر آزادی عمل کا اختیار افراد ہی کو نہیں دیا۔ بلکہ گروہوں اور قوموں اور ملکوں کو بھی وہی اختیار دیا ہے۔ ان الحکم الا للہ کے قطعاً یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ ایک گروہ خود کو صالحین قرار دے کر بالجبر دنیا کی حکومت پر قبضہ کرلے۔ اور اس کو کہے حکومت الٰہیہ۔ یہ قطعاً حکومت الٰہیہ نہیں ہے۔ ان الحکم الا للہ کے یہ معنی ہیں۔ کہ جس طرح ہر فرد کو واجب ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے وضع کردہ لائحہ عمل کو برضامندی خود اختیار کرے۔ اسی طرح برسر اقتدار طبقہ اور حکومتوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ برضامندی اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چلیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حدود کو نگاہ رکھیں۔ اور کسی کے ساتھ بے انصافی نہ کریں۔ اپنے نفس کی خاطر نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے لئے اپنے اقتدار کو استعمال کریں۔ ان الحکم الا للہ۔ بزعم خود صالحین بننے والوں کے لئے اقتدار حاصل کرنے کے ذرائع متعین نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ نے تم کو اقتدار دیا ہے۔ تو اسکو غلط طور پر استعمال نہ کرو۔ بلکہ اس انصاف و عدل کے ساتھ استعمال کرو۔ جو اللہ تعالیٰ تم سے تقاضا کرتا ہے۔ اگر تم کو دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنا بھی پڑے تو یاد رکھو۔ کہ جوش میں آکر ایسے افعال نہ کرو۔ جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ یہ نہ کرو کہ محض دشمنی کی وجہ سے کسی کے ساتھ بے انصافی کرو۔ نہیں بلکہ ہر ایک کے ساتھ انصاف کرو۔ خواہ تمہارا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ و صلح کا لائحہ عمل تمہیں بتا دیا ہے۔ اپنی رعایا یا دشمن ملک کے ساتھ جو سلوک کرو۔ اس لائحہ عمل کے مطابق کرو۔ الغرض

لا اکراہ فی الدین۔ قد تبین الرشد من الغی۔

جو لوگ ان الحکم الا للہ کے یہ معنی کرتے ہیں۔ کہ صالحین کا گروہ بنا کر دنیا کا اقتدار اپنے ہاتھ میں بالجبر لے لو۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ اور اسی طرح وہ لوگ غلطی پر ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ الارض للہ کے یہ معنی ہیں۔ کہ ملکیت صرف حکومت کی ہونی چاہیئے۔ وہ جس کو چاہے۔ اور جتنا چاہے دے۔ یہ معنی تو الارض للہ کی نفی کرتے ہیں۔ اس کے معنی تو یہ ہیں۔ کہ زمین اللہ تعالےٰ کی نہیں ہے۔ بلکہ برسر اقتدار طبقہ کی ہے۔ برسر اقتدار طبقہ خواہ ڈاکوؤں کا طبقہ ہو۔ جس طرح ان الحکم الا للہ سے حکومت والے غلط نتیجہ نکال کر حکومت کا اختیار اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں نہیں بلکہ بزعم خود چند صالحین کے قبضہ میں دینا چاہتے ہیں خواہ وہ بھیڑ کے لباس میں بھیڑیے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح الارض للہ کے مندرجہ بالا معنے کرنے والا زمین کو اللہ تعالےٰ کے قبضہ سے نکال کر انسانوں کے ایک ایسے طبقہ کے ہاتھ میں دینا چاہتے ہیں۔ جس کے ہاتھ میں پہلے ہی اقتدار کی طاقت ہوتی ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ کے لئے زمین کی پیداوار نہیں لیتے۔ بلکہ اپنے اقتدار کے بل پر لینا چاہتے ہیں۔ اور جس طرح چاہیں۔ اسکو استعمال کرتے ہیں۔

الارض للہ کے قطعاً یہ معنی نہیں ہو سکتے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر سے تمام افراد کے اختیارات منسوخ کرکے برسر اقتدار طبقہ کے اختیار میں اس کو دے دیا جائے۔ اور اس طرح انسانیت کو قتل کر دیا جائے۔ اسکی قابلیتوں کو فنا کر دیا جائے۔ جن کے ارتقاء کا نام جنت رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی زمین سے اپنی قابلیتوں کے مطابق پیدا کرنے کا اختیار چھین لیا جائے۔ اور اس کو محض ایک ایسی مشین کا پرزہ بنا دیا جائے۔ کہ جس کا پادر ہاؤس خراب ہو جائے۔ تو تمام مشینری بے کار ہو کر رہ جائے۔ الارض للہ کے یہ معنی ہیں۔ کہ زمین پر جو کچھ ہے۔ سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ تم اور تمہاری ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہے۔ تمہاری زمین تمہاری دولت تمہارا جسم۔ جسم کے اعضاء سب اللہ تعالےٰ کے ہیں۔ دنیا و ما فیہا سب اللہ تعالےٰ کا ہے۔ تمہاری قابلیتیں بھی اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ دنیا میں سے اشیاء اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ قابلیتوں کے مطابق لو۔ اس میں تم آزاد ہو۔ مگر یہ نہ سمجھو۔ کہ جو کچھ تم نے اپنی قابلیتوں سے حاصل کیا ہے۔ وہ تم صرف اپنے نفسوں کے لئے استعمال کرو۔ دراصل یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو دیا ہے۔ کیونکہ یہ اشیاء اور یہ قابلیتیں بھی تو اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ اس لئے دوسرو

ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدًی

باقی دیکھو صفحہ ۸ پر

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کے غلبہ اور شوکت کے مرکز قرطبہ (سپین) میں ایک دن

مسجد قرطبہ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے پُر درد دعائیں

— از مکرم چوہدری کرم الہی صاحب ظفر مجاہد سپین —

گذشتہ دنوں چند طالب علم سپین دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ بندہ کو ان کے ساتھ قرطبہ اور غرناطہ دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔ شام کے قریب ہم قرطبہ پہنچے۔ راستہ میں زمین سطح مرتفع ہے۔ بکثرت سے زیتون کے درخت تھے۔

قرطبہ جسے ہسپانوی لوگ اب قردوبہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ سپین میں اسلامی سلطنت کے زمانے میں نہ صرف نہایت اہم اسلامی مرکز رہا ہے۔ بلکہ یورپ بھر میں علوم و فنون۔ تہذیب و تمدن صنعت و حرفت اور تجارت کا مرکز رہا ہے۔ میڈرڈ سے ۰۰ ۴ کیلومیٹر کے فاصلہ وادی الکبیر کے کنارے پر آباد ہے۔ میڈرڈ میں تبلیغ کرتے ہوئے ہسپانوی لوگ بار بار ذکر کرتے تھے کہ آپ کو قرطبہ اور غرناطہ دیکھنا چاہیئے۔ جو اسلامی شان و شوکت کی یادگار ہیں۔ اب اس شہر کی آبادی ایک لاکھ کے قریب ہے۔ جو اپنے عروج کے زمانہ میں دس لاکھ تھی۔ جبکہ موجودہ ایجادات اور وسائل آمد و رفت کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان، جرمنی۔ فرانس اٹلی سے طلبا قرطبہ میں آتے تھے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ موجودہ سائنس کی ترقی۔ قرطبہ۔ غرناطہ اور شبیلہ کی یونیورسٹیوں کی کوششوں کی رہین منت ہے۔ اس شہر میں بے شمار باغات تھے۔ یہاں کی بڑی لائبریری میں دو لاکھ سے زائد کتب تھیں۔ الحکم ثانی کے وقت میں دنیا بھر کے ماہر علوم قرطبہ میں موجود رہتے تھے۔ بڑی کشادہ سڑکیں تھیں۔ شہر کے گرد مضافات میں رات کے وقت اندھیرے میں پبلک گزرگاہوں اور سڑکوں میں روشنی کا اعلےٰ انتظام تھا۔ مدینۃ الزہرا عظیم الشان محل تھا۔ جس کے کھنڈر دیکھ کر اب یقین نہیں آتا کہ کسی وقت یہاں بہت بڑا محل تھا۔

لائبریری کی نہایت قیمتی کتب کو دشمنوں نے جلا کر خاک کر دیا۔ ہر محلہ میں مسجدیں تھیں۔ جن میں سے سب سے بڑی مسجد اب بھی موجود ہے۔ باقی مسجدوں کی طرح کیتھولک بادشاہ نے اسے بھی گرجا میں بدل دیا۔ اور جگہ جگہ حضرت مسیح اور حضرت مریم کے بت رکھ دیئے۔ چونکہ یہ ایک نہایت عظیم الشان عمارت ہے جس میں تبدیلی کرنا بالکل اس کو بھدا بنا دیتا۔ اس لئے اب تک قریباً سارا حصہ پرانی مسجد کی شکل میں ہی قائم ہے۔

گو ایک حصہ میں کسی قدر ایزادی کر دی گئی ہے۔ یہ مسجد امیر عبد الرحمن نے بنوائی تھی۔ اور المنصور جو سلطنت اسلامیہ کا آخری طاقتور حکمران تھا۔ اس نے اس مسجد کو دگنا کیا۔ المنصور کے بعد ہسپانوی مسلم حکومت میں دن بدن زوال آتا گیا۔ حتیٰ کہ ۱۴۹۲ء میں غرناطہ بھی جو آخری سلطنت تھی ہاتھ سے جاتا رہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ مسجد فن عمارت کا بہترین نمونہ ہے۔ اب محراب سے بت ہٹا دیئے گئے ہیں۔ مسجد ڈھکی ہوئی ہے۔ اور اندر بے شمار ستون ہیں۔ ہم ایسے وقت میں گئے جب داخلہ کا وقت گزر چکا تھا۔ مگر دربان کو کچھ نذرانہ دے کر صرف دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔ بلکہ باقی تین دوستوں کے ساتھ دو نوافل محراب کے اندر ادا کرنے کی توفیق بھی مل گئی۔ خاص طور پر سورۂ اخلاص پڑھی اور نہایت عاجزانہ طور پر مولا کریم کے حضور دعا کی۔ کہ یہ تیرا گھر جو ہمیشہ توحید پرستوں سے بھرا رہتا تھا۔ جہاں ہر وقت تیرے کلام پاک کی تلاوت ہوتی تھی۔ اب شرک سے بھرا ہوا ہے۔ اور جگہ جگہ صلیب لٹکی ہوئی ہے۔ اے قادر خدا تو نے اب ارادہ کیا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دوبارہ احیائے اسلام ہو۔ بندہ تیرے دین کا سپاہی۔ بے سر و سامان دین کے سپہ سالار اعظم سیدنا حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع الشموس طالعۃ کے ذریعہ بھیجا ہوا امن اور سلامتی کا حامل۔ اس ملک میں مقیم ہے میرے راہ میں تیرے دین کی اشاعت کے لئے بے حد مشکلات ہیں تو خود ہی ان کو دور فرما اور اہل سپین کو جلد اسلام کی روشنی سے منور کر جبکہ بہت سے لوگ ان میں سے مسلمانوں کی اولاد ہیں۔ آمین اللہم آمین جو دوست ہمارے ساتھ تھے ہمیں اللہ تعالےٰ کے حضور زار زار روتے ہوئے دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ قرطبہ سے ایک اخبار بھی شائع ہوتا ہے جس نے میرے فوٹو کے ساتھ یہ خبر بھی شائع کی کہ کرم الہی مبلغ اسلام تین طالب علموں کے ساتھ ہمارے شہر کی تاریخی یادگاروں کو دیکھنے کے لئے آئے ہیں۔ دوسرے روز دوسرے دوستوں کے فوٹو کے ساتھ ایک لمبا انٹرویو شائع کیا۔ میڈرڈ کے ایک اہم اخبار نے ان الفاظ کے ساتھ اس خبر کو شائع کیا کہ

"اسلام کا مبلغ قرطبہ میں" ان کی وہاں موجودگی قرطبہ کی خلافت کی یاد کو تازہ کرتی ہے۔ مسجد قرطبہ کے علاوہ شہر کے اور حصے بھی دیکھے۔ ایک راہب خانہ جو اب تک مارکوئیس کی جائداد ہے بھی دیکھنے کے لئے گئے۔ اتفاق سے وہ گھر پر ہی تھے وہ اکثر امریکہ اور یورپ کے ملکوں میں ہی رہتے ہیں۔ ان کا اپنا ہوائی جہاز ہے جسے خود چلاتے ہیں۔ شکار کا بہت شوق ہے۔ ہم لوگوں کی جانے سے تواضع کی۔ چونکہ ان کو مطالعہ کا بہت شوق ہے۔ ایک چھوٹی سی لائبریری بھی ہے بندہ نے اسلام کا اقتصادی نظام تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ اور انہوں نے دس پونڈ مجھے عطیہ دیا۔ جزاھم اللہ۔

محل مدینۃ الزہرا بھی دیکھنے گئے۔ وہاں تو کچھ بھی نہ پایا۔ محض دیواروں کے کچھ آثار باقی تھے وہاں اب کھدائی ہو رہی ہے۔ دریائے وادی الکبیر اس علاقہ کو خوب سیراب کرتا ہے۔ اور قرطبہ کی پاس کی پہاڑیوں پر چڑھنے سے چاروں طرف سبزہ زار ہی نظر آتا ہے۔ مسلمانوں کے زمانے میں اس دریا سے چھوٹی چھوٹی نہریں نکالی گئی تھیں۔ جن سے اب تک کام لیا جا رہا ہے۔ شہر کافی صاف ستھرا ہے طلیطلہ میں تو ابھی تک پرانی تنگ گلیاں مسلمانوں کے زمانہ کے مکانات پائے جاتے ہیں۔ مگر قرطبہ بہت حد تک ایک جدید شہر ہے۔ دریائے وادی الکبیر کا پل رومن زمانے کا پل ہے۔ ہم ایک دن اس شہر میں ٹھہرے۔ خاکسار نے دو قرطبہ کے باشندوں سے تعارف کیا۔ اور انہیں کتاب اسلام کا اقتصادی نظام مطالعہ کے لئے دی۔ دوسرے روز غرناطہ جانے کی تیاری کی۔ اللہ تعالےٰ اس علاقے کے لوگوں تک پیغام احمدیت پہونچانے کی توفیق دے۔ اور ان کو حق کو قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ کیونکہ جب کوئی ہسپانوی مجھے یہ بتاتا ہے۔ کہ وہ قرطبہ کا رہنے والا ہے۔ تو میرے اندر جذبات کا ایک ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ گردش زمانہ کہاں وہ وقت تھا کہ یہ لوگ مسلمان تھے۔ اب یہ وقت ہے کہ باوجود اتنا لمبا عرصہ مسلمانوں نے حکومت کی۔ مگر ایک ہسپانوی باشندہ بھی تو مسلمان نہیں۔ ان کی قبروں کا نام و نشان بھی تو نہیں ملتا اے خدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اب احمدیت کے ذریعہ جلد اہل سپین کو اسلام کی آغوش میں لے آ۔ آمین

بھائی عغور الحق خانصاحب کی وفات پر

احباب کی ہمدردی کا شکریہ

ہمارے پیارے بھائی ڈاکٹر عغور الحق خانصاحب کی المناک وفات پر بہت سے رشتہ داروں اور دوستوں کی طرف سے ہمدردی اور تعزیت کے خطوط عزیز فیض الحق خان صاحب عزیز ضیاء الحق خان صاحب اور میرے نام آئے ہیں اور ابھی تک آ رہے ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً سب احباب کو جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ الفضل ہمارا تمام خاندان اور ہم سب ان ہمدرد احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں خصوصاً حضرت میاں بشیر احمد صاحب مولوی عبد الوہاب صاحب عمر چوہدری غلام احمد صاحب اور دیگر احباب جماعت لاہور کا جنہوں نے ہمیں پردیس میں ہر طرح کی مدد دے کر ہمارے غمگین دلوں کی ڈھارس بندھائی۔ اور نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ربوہ میں حضرت اقدس نے ازراہ شفقت باوجود اپنی بیماری کے باہر تشریف لا کر لمبی دعا کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت مفتی محمد صادق اور حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب بھی باوجود اپنی بیماری اور کمزوری کے نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ حضرت اقدس اور فرزند کی صبح عزیز کو سپرد خاک کرنے کے وقت بھی تشریف لائے۔ اور دعا فرمائی۔ قبرستان میں حضرت اقدس کے آنے سے پہلے مکرمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے بھی نماز جنازہ پڑھائی۔ ربوہ میں ہمارے ایک رات کے قیام کے دوران میں مکرم مرزا عزیز احمد صاحب۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ میاں محمد یوسف صاحب اور دیگر احباب ربوہ ہمیں ہر طرح آرام پہنچا کر اور خاطر تواضع کر کے ہمارے حزیں و ملول دلوں کو تسکین دینے کی کوشش فرماتے رہے۔ ہم ان سب بزرگوں کے نہایت ہی ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے آمین اور عزیز مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی روح پر اپنی رحمت کی بارشیں برساتا رہے آمین۔ آخر میں مکرمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور مولوی محمد یعقوب صاحب کا دوبارہ شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے عزیز مرحوم کے حالات نہایت ہی درد انگیز پیرایہ میں الفضل میں شائع کروائے ہیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکساران:۔ سراج الحق خان۔ فیض الحق خان۔ ضیاء الحق خان

درخواست دعا:۔ میں [illegible] کے عرصہ دراز سے ازحد تکلیف دہ لاعلاج [illegible] اور مہلک امراض میں مبتلا ہیں احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار سید مشتاق احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ [illegible]

اسلامی سزاؤں کا بنیادی فلسفہ

ایک امریکن سیاح کے استفسار کے جواب میں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

گذشتہ دنوں میں ایک امریکن سیاح ربوہ آئے تھے اور انہوں نے ہمارے بعض دوستوں سے مل کر اسلامی سزاؤں کے متعلق دریافت کیا کہ ان سزاؤں کا فلسفہ کیا ہے اور ایسی سخت سزائیں کیوں مقرر کی گئی ہیں؟ ان صاحب کو خصوصاً چور کی سزا کے متعلق اعتراض تھا جس کے لئے قرآن شریف نے ہاتھ کاٹے جانے کی سزا بیان فرمائی ہے۔ سو اس امریکن سیاح کے جواب میں جو مختصراً اشارات میں نے لکھ کر دئیے وہ دوستوں کے فائدہ کے لئے الفضل میں بھجوا رہا ہوں۔

(۱) موجودہ مغربی نظام کے مقابل پر اسلامی سزاؤں کے فلسفہ کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ تفاصیل میں جانے سے قبل دونو نظاموں کے بنیادی نظریہ کو سمجھنے کی کوشش کی جائے اس کے بغیر اس بحث میں صحیح بصیرت پیدا نہیں ہو سکتی۔

(۲) اسلام جان کے بدلے جان کا حکم دیتا ہے سوائے اس کے کہ مقتول کے وارث اپنی خوشی سے دیت قبول کرنا منظور کر لیں (سورۃ بقرہ رکوع ۲۲) اس صورت میں حکومت کا یہ فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کرے کہ اس معاملہ میں کسی قسم کے دھوکہ یا جبر و اکراہ کا طریق اختیار نہ کیا جائے اور قتل کی سزا کو بدلنے سے پہلے اس بات کی تسلی کر لینی بھی ضروری ہے کہ اس تبدیلی سے سوسائٹی میں نیک نتائج پیدا ہونے کی امید ہے (شوریٰ رکوع ۴)

(۳) قرآن شریف میں شادی شدہ زانی یا شادی شدہ عورت زانیہ کے متعلق جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے رجم یعنی سنگساری کی سزا کا کوئی ذکر نہیں۔ اگر قرآن شریف کا حقیقتاً یہی منشاء ہوتا کہ شادی شدہ زانی یا زانیہ کو سنگساری کی سزا دی جائے تو اس سزا کا قرآن شریف میں صراحتاً ذکر ہونا چاہئے تھا خصوصاً جبکہ غیر شادی شدہ شخص کے متعلق میں قرآن شریف نے ایک ہلکی سزا یعنی درّے لگانے کی سزا تفصیل کے ساتھ ذکر کی ہے اور یہ ذکر بھی ایک ایسے مرد و عورت کے تعلق میں کیا ہے جو ایک شادی شدہ خاتون سے تعلق رکھتا تھا (سورۃ نور رکوع ۱ و ۲ نیز بخاری حدیث الافک)

(۴) اسلام میں مرتد کے قتل کی سزا کی کوئی سند نہیں جو سزا غلطی سے مرتد کی سمجھی گئی ہے۔ وہ دراصل غداری اور بغاوت کے جرموں کی سزا ہے جو ابتدائی زمانہ میں ارتداد کے ساتھ گویا لازم و ملزوم ہوتے تھے۔ (مائدہ رکوع ۵)

(۵) قرآن شریف میں باغیوں اور ڈاکوؤں کے لئے جو سزا ہاتھ پاؤں کے کاٹے جانے کی صورت میں مذکور ہے وہ دراصل ایسے مجرموں کے لئے ہے جو بے گناہ لوگوں کے خلاف خود اس قسم کے وحشیانہ افعال کے مرتکب ہوتے ہیں (مائدہ رکوع ۵ و بخاری قصہ عرنیین) اور قرآن شریف اصولی طور پر فرماتا ہے کہ قصاص کے قانون میں لوگوں کے لئے زندگی کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔ (بقرہ رکوع ۲۲)

(۶) غالباً صرف چور کی سزا (یعنی قطع ید) ہی ایسی ہے جو کسی قدر تشریح کی محتاج ہے لیکن اگر ہم اسلامی نظریہ کا غور سے مطالعہ کریں تو یہ تشریح چنداں مشکل نہیں رہتی اور اس تعلق میں ذیل کے نکات خصوصیت سے قابل غور ہیں:۔

(الف) اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ بعض سنگین قسم کے جرموں میں جرم کی توسیع اور جرم کے تکرار کو روکنے کے لئے سخت اور قابل عبرت سزا دی جائے (سورۃ بقرہ رکوع ۲۲ و نور رکوع ۱) اس کے مقابل پر مغربی سوسائٹی کا موجودہ نظام جھوٹے جذبات سے متاثر ہو کر ایک لمبے اور . . . . غیر مؤثر طریق کو اختیار کرتا ہے اور اس طرح جرم کو روکنے کی بجائے اسے پھیلنے اور سوسائٹی کے رگ و ریشہ میں سرایت کرنے میں مدد دیتا ہے۔

(ب) اسلام حسب ضرورت ایک فرد کے جسم کو سوسائٹی کی روح پر قربان کرنے میں تامل نہیں کرتا اور یقیناً یہی فطری اور معقول صورت ہے (بقرہ رکوع ۲۲ و مائدہ رکوع ۵) اس کے مقابل پر مغرب کا موجودہ نظام فرد کو مؤثر طریق پر روکنے میں تامل محسوس کرتا ہے اور اس تامل کی ڈگمگاتی ہوئی روح کے ذریعہ سوسائٹی کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ حالانکہ کوئی عقلمند شخص اس بات کا انکار نہیں کر سکتا کہ ایک فرد پر رحم کرنے میں سوسائٹی اور قوم کو تباہ کر دینا ہرگز دانائی کا طریق نہیں یقیناً یہ جذبات کے جھوٹے اظہار کا رستہ ہے اور اس رستہ کے خطرناک نتائج سے تاریخ عالم کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔

(ج) حضرت مسیح ناصری کا یہ مشہور قول بھی اس معاملہ میں صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں اچھی مدد دیتا ہے کہ:۔ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" کیونکہ جہاں کہیں بھی اسلامی سزا کا طریق رائج کیا گیا ہے وہاں لازماً قلیل ترین عرصہ میں جرم کا وجود عملاً مفقود ہو گیا ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر دوسرے نظاموں کے ماتحت جرم عموماً ترقی کرتا ہے۔ یہ فرق اتنا ظاہر و عیاں ہے کہ کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔

(د) ایک اور غلط فہمی اس معاملہ میں یہ پیدا ہو رہی ہے کہ اعتراض کرنے والے اصحاب جہاں ایک طرف موجودہ سوسائٹی کے کثیر التعداد جرموں پر نگاہ رکھتے ہیں وہاں دوسری طرف وہ ان سارے جرموں میں اسلامی سزا کے طریق کو خیالی طور پر جاری کر کے اپنے دل میں ایک سخت جذباتی دھکا محسوس کرتے ہیں کہ گویا اتنے لوگ ہاتھ کٹنے کے نتیجہ میں ٹنڈ منڈ ہو کر رہ جائیں گے یہ طریق یقیناً انسانی ذہن میں ایک بالکل غلط نقشہ پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے صحیح نفسیاتی طریق یہ ہے کہ صرف ایک دو ابتدائی جرموں کی صورت میں قطع ید والی سزا کو ذہن میں لا کر بعد کے جرموں کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ وہ اسلامی نظام کے ماتحت وقوع پذیر ہی نہیں ہوں گے۔ کیونکہ دراصل یہی وہ صورت ہے جو اسلامی سزاؤں کو جاری کرنے کے نتیجہ میں عملاً پیدا ہوتی ہے۔

(۷) باوجود اوپر کی اصولی تشریح کے یہ خیال کرنا بالکل غلط ہے کہ اسلام ہر قسم کی چوری میں ہاتھ کاٹے جانے کی سزا تجویز کرتا ہے۔ حق یہ ہے کہ اسلام قطع ید کے معاملہ میں بہت سی احتیاطیں اور شرطیں اور حد بندیاں لگاتا ہے جن میں سے بعض مختصر طور پر ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:۔

(الف) یہ کہ مسروقہ مال کھانے پینے کی قسم کی چیزوں کا نہیں ہونا چاہیئے جو انسانی زندگی کے اقل سہارے کا موجب ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے چور کے لئے قطع ید کی سزا تجویز نہیں فرماتے تھے جس نے کوئی پھل یا کھانے پینے کی چیز چرائی ہو (امام مالک و ترمذی) اسی طرح اگر سفر کے دوران میں کوئی شخص اپنی پونجی کے ختم ہو جانے کی وجہ سے چوری کا مرتکب ہو تو اسے بھی قطع ید کی غرض سے سارق قرار نہیں دیا جائے گا (ابو داؤد) بلکہ اس کے لئے کوئی اور مناسب سزا تجویز کی جائے گی۔

(ب) قطع ید کی سزا کے لئے چوری اہم ہونی چاہیئے معمولی چیزوں کی چوری جو کم قیمت کی ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق چوری کرنے والے کو ہاتھ کاٹے جانے کی سزا کا مستوجب نہیں بناتی۔ (بخاری و مسلم)

(ج) چوری مشکوک یا مشتبہ صورت کی بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ مثلاً اگر کوئی شخص ایسے مال میں سے کوئی چیز لے لے جس میں دوسرے لوگوں کے ساتھ اس کا بھی حصہ ہے تو خواہ اس نے اپنے حصہ سے زیادہ ہی لے لیا ہو اسے قطع ید کی سزا نہیں دی جائے گی۔ اسی اصول کے ماتحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مال غنیمت میں سے چوری کرنے والے سپاہی کو اس کے قبیح فعل کے باوجود قطع ید کی سزا نہیں دیتے تھے (ترمذی)

(د) قریبی رشتہ دار کے مال میں سے کوئی چیز لے لینا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت سرقہ کی حد کے نیچے نہیں آتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معروف حد کے اندر اندر ہند زوجہ ابو سفیان کو اپنے خاوند کے مال میں سے بلا اجازت لے لینے کو قابل اعتراض خیال نہیں فرمایا۔ (حالات بیعت ہند) اسی طرح حضرت عمرؓ نے اس شخص کو قطع ید کی سزا کے قابل نہیں سمجھا جو قومی بیت المال میں سے کوئی چیز چرا لیتا ہے گو وہ حالات پیش آمدہ کے ماتحت کسی اور سزا

کا مستحق سمجھا جائے

(۶) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت ایک نابالغ بچے یا فاتر العقل شخص کی چوری بھی مستثنیات میں داخل ہے اور ایسے شخص کو ہرگز قطع ید کی سزا نہیں دی جائے گی۔

(۷) اسی طرح حدیث میں صراحت آتی ہے کہ دوسرے کے مال کو زبردستی چھین لینے والا شخص یا آنکھ بچا کر اڑا لے جانے والا شخص قطع ید والی سزا کے نیچے نہیں آتا اور نہ ہی امانت میں خیانت کا مرتکب انسان اس سزا کے نیچے آتا ہے (ترمذی) گو وہ دوسرے لحاظ سے مجرم سمجھا جائے۔

(ز) بالآخر وہ شخص بھی قطع ید کی سزا کا مستحق نہیں سمجھا جاتا جو گرفتار ہونے سے قبل نادم ہو کر تائب ہو جاتا ہے (سورہ مائدہ ع ۶) وغیرہ وغیرہ۔

(۸) موت کی سزا کے متعلق مغربی ممالک میں جو بحث آجکل جاری ہے کہ آیا موت کی سزا قائم رکھی جائے یا کہ اڑا دی جائے وہ بھی اس مسئلہ کے حل کرنے میں اصولی روشنی ڈالتی ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی بعض ریاستوں میں تجربہ کے طور پر موت کی سزا اڑا دی گئی تھی۔ لیکن اس کا نتیجہ تاریخ کا ایک کھلا ہؤا ورق ہے۔ یعنی جرم بڑھ گیا اور موت کی سزا پھر بحال کرنی پڑی یقیناً غور کرنے والوں کے لئے اس تجربہ میں بھی ایک عمدہ اشارہ ہے۔

(۹) موسوی شریعت جسے تمام مسیحی اقوام اور مسیحی ممالک میں الہامی شریعت سمجھا جاتا ہے۔ اس میں اسلام سے بھی زیادہ سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں اور حضرت مسیح ناصری موسوی شریعت کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں موسیٰ کی شریعت کو مٹانے نہیں آیا بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ پس کم از کم مغربی اقوام کے مذہبی لوگ اسلام کی سزاؤں پر اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتے۔

(۱۰) اگر بعض لوگوں کی نظر میں اسلام کی جاری کردہ سزائیں زیادہ سخت بھی سمجھی جائیں تب بھی بہرحال اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام دنیا سے بدی کو مٹانے کا عزم لے کر آیا ہے نہ کہ اسے قائم کرنے اور پھیلانے کا حامی بن کر۔

(۱۱) ضمناً اس بات کا اظہار بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا کہ متاخرین میں بعض لوگ اس خیال کے بھی پیدا ہو گئے ہیں جو قطع ید کے حکم کو ایک استعارہ قرار دیتے ہیں اور ہاتھ کے کاٹے جانے سے کوئی ایسی سزا دینا مراد لیتے ہیں جس سے گویا مجرم کو بے دست و پا کر کے محصور کر دیا جائے۔ لیکن یہ تشریح قابل قبول نہیں سمجھی جاسکتی اور نہ اس قسم کے وسیع عملی مسئلہ میں کسی قطعی اور یقینی دلیل کے بغیر اس قسم کی بے بنیاد تاویل کو جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔

(۱۲) باقی رہا اعضا کے قصاص کا سوال یعنی آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت وغیرہ۔ سو اوّل تو اس کے متعلق جو قرآنی آیت ہے وہ تورات کے حکم کا ذکر کرتی ہے نہ کہ اپنا (سورہ مائدہ ع ۷) علاوہ ازیں جیسا کہ حدیثوں میں مذکور ہے یہ ایک بالکل جائز قصاص کی صورت ہے جس کے بغیر سوسائٹی میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا اور اس حکم کے متعلق وہی اصولی نظریہ چسپاں ہوگا جو اوپر بیان کیا گیا ہے یعنی ولکم فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب و من عفا و اصلح فاجرہ علی اللہ۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور ۲۵/۴/۱۹۵۰

درخواستہائے دُعا

خاکسار کے والد بزرگوار مرزا برکت علی صاحب ایک عرصہ سے بیمار رہتے ہیں۔ اسی طرح خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ و اہلیہ اور ننھی بچی بھی علیل ہیں نیز ناچیز کا بھتیجا عزیز لطف المنان بجارحہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ ان سب کی صحت کاملہ کیلئے دردمندانہ دل سے دعا کی درخواست ہے۔

اس درویش کے بڑے بھائی مرزا عطاء الرحمٰن صاحب اولادِ نرینہ کے لئے دعا کے طالب ہیں۔ چھوٹے بھائی عزیز مرزا لطف الرحمٰن صاحب انور الف۔ اے کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں ان کی نمایاں کامیابی کیلئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں خود اپنی بھی صحت بہت کمزور چلی آتی ہے دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ محض اپنے فضل سے جملہ پریشانیاں دور فرمائے اور محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

ہمارے ایک درویش بھائی شیخ محمود احمد صاحب دھاریوال میں زیر علاج ہیں۔ پہلے سے افاقہ ہے لیکن صحت کاملہ کے لئے مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہے۔

مرزا ظہیر الدین منور احمد قادیان

غیر منتخب شدہ واقفین زندگی توجہ کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”ہر شخص جو اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ اس کے وقف کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کا وقف ضرور قبول کر لیا جائے۔ پیش کرنے والوں میں سے جو کام کیلئے موزوں سمجھے جاتے ہیں۔ ان کو لیا جاتا ہے۔ اور باقی کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ لیکن جو شخص ایک دفعہ اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ خدا کے ہاں ہمیشہ ہی واقف سمجھا جاتا ہے۔ میرے اس رد کرنے کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے ہاں بھی رد ہو گیا۔ چاہے ہم اُسے قبول نہ کریں۔ وہ خدا تعالیٰ کے ہاں واقف ہے۔ چاہے وہ باہر جا کر کوئی اور نوکری ہی کر رہا ہو۔ جب بھی وقفِ زندگی کے لئے مطالبہ کیا جائے۔ اس کا فرض ہے کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے۔ خواہ پھر رد کر دیا جائے۔ اور اگر رد کئے جانے کی صورت میں کوئی اور کام بھی کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت وہ دین کی خدمت میں صرف کرے۔ ورنہ وہ نشہ ید وعدہ خلافی کا مرتکب سمجھا جائے گا۔“

”جب ایک شخص خدا تعالےٰ کے ساتھ وعدہ کرتا ہے۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ اور پھر امام جماعت بلکہ نبی کے رد کر دینے پر وہ سمجھتا ہے۔ کہ چونکہ مجھے قبول نہیں کیا گیا۔ اس لئے میں آزاد ہوں۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ وعدہ خلافی کا مرتکب سمجھا جائیگا۔ کیونکہ جب وہ ایک بار اپنے آپ کو وقف کر چکا۔ تو خواہ اُسے قبول نہ بھی کیا جائے۔ وہ آزاد نہیں ہو سکتا۔ اپنی خدمت کے لئے قبول نہ کئے جانے کی صورت میں اگر وہ مثلاً ڈاکٹری کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ ڈاکٹری کے کام کو کم سے کم وقت میں محدود کرے اور باقی وقت دین کی خدمت میں لگائے اگر وہ ملازمت اختیار کرتا ہے۔ تو چاہیئے۔ کہ ملازمت کے لئے جتنا وقت اُس کے لئے دینا لازمی ہے۔ اس کے سوا باقی وقت کا کثیر حصہ دینی خدمت میں گذارے اور پھر اس تاک میں رہے۔ کہ کب دینی خدمت میں آگے بڑھنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اور جب بھی ایسی آواز اس کے کان میں آپڑے اُسے چاہیئے کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے۔ اور کہے کہ میں واقف ہوں پہلے فلاں وقت مجھے نہیں لیا گیا تھا۔ اب میں پھر پیش کرتا ہوں۔ اور خواہ وہ ساری عمر بھی نہ لیا جائے۔ مگر اُس کا یہ فرض ہے کہ ہمیشہ اپنے آپ کو واقف ہی سمجھے۔ اگر ایسا وہ نہیں کرتا۔ تو خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ وعدہ خلاف اور غدار سمجھا جائے گا۔ پس جس نے کسی وقت بھی اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا۔ وہ اس سے کبھی آزاد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وقف تو ایک عہد ہے۔ خدا اور بندے کے درمیان۔ اور کوئی قبول کرے یا نہ کرے یہ عہد ہرگز نہیں ٹوٹ سکتا۔ بلکہ اگر صرف دل ہی میں وقف کیا جائے۔ چاہے اظہار نہ ہو۔ تو بھی نہیں ٹوٹ سکتا۔ غرض جو شخص کسی خاص وقف کی تحریک میں نہ لیا جانے کی صورت میں یہ نتیجہ نکالتا ہے۔ کہ اب وقف کی ذمہ واری سے وہ آزاد ہو گیا۔ وہ ایسا ہی احمق ہے۔ جیسا وہ والنٹیر احمق ہے۔ جو فوج میں بھرتی ہونے کے لئے گیا۔ اور اُسے فوج کے قابل نہ سمجھ کر آزاد کر دیا۔ اور اُس نے ملک کی خدمت کی ذمہ داری سے اپنے آپ کو آزاد سمجھ لیا۔ اگر وہ کامل مومن ہے۔ تو صرف دل میں ارادہ کرنے سے اور اگر ادنیٰ مومن ہے تو اپنے آپ کو پیش کر دینے کے بعد وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے ہاں واقف ہے۔ خواہ اُسے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ پس جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ وہ قیامت تک واقف ہیں۔ اور جو اب میری اس تحریک پر یا کبھی آئندہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ وہ بھی اس بات کو یاد رکھیں۔ کہ وقف کی بڑی اہمیت ہے۔ اور ایسے ہو اپنے آپ کو پیش کرے اچھی طرح سوچ سمجھ کر کرے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ جب اسلام کو سپاہیوں کی ضرورت ہے۔ تو جو شخص طاقت اور اہلیت رکھنے کے باوجود آگے نہیں بڑھتا۔ وہ گنہگار ہے۔ اس لئے جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہوں۔ اور اس ذمہ داری کو نباہ سکتے ہوں۔ وہ پیش کریں۔“

حضرت اقدس کا مندرجہ بالا ارشاد کسی وضاحت کا محتاج نہیں۔ لہٰذا تمام وہ غیر منتخب شدہ واقفین جو کہ میٹرک پاس۔ گریجوایٹ۔ مولوی فاضل ہوں اپنے موجودہ ایڈریس اور کوائف سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

نیز وہ طلباء جو میٹرک کے امتحان سے فارغ ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں خدمت دین کی خاطر حضور کی خدمت میں پیش کر کے وقف کریں۔ کیونکہ آج کل ایسے واقفین کے لئے خدمت کے نادر مواقع ہیں۔ جو بار بار نہیں آیا کرتے۔ اُمید ہے۔ تمام طلباء اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

(نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا:۔ میری اُمی اور میری آپا بیمار ہے احباب دعا کریں۔ (محمد حمید احمد لاہور)

مسجد ہالینڈ کیلئے لجنہ اماء اللہ ربوہ کی قابل تقلید قربانی

طلائی اور نقرئی زیورات کے علاوہ -/۱۷۸۰ روپے کے وعدے

بیرونی لجنات وعدوں کی فہرستیں اور رقوم جلد سے جلد بھجوانے کی کوشش کریں

جماعت احمدیہ کی مستورات اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قربانی کے میدان اور اخلاص کے اظہار میں اپنے مردوں سے کبھی پیچھے نہیں رہی ہیں اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ مرکز مسیحیت لندن میں جماعتِ احمدیہ کی مسجد احمدی مستورات کی قربانی کی رہتی دنیا تک شاندار یادگار رہے گی۔

اب ہالینڈ میں احمدی بہنوں کی قربانی سے دوسری مسجد تیار ہو رہی ہے۔ اور امید ہے کہ احمدی بہنیں اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے قربانی کا شاندار نمونہ پیش کریں گی۔

ذیل میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کی اُن بہنوں کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے اپنے زیورات پیش کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس کے علاوہ لجنہ اماء اللہ ربوہ کی طرف سے -/۱۷۸۰ روپے کے وعدوں کی فہرست موصول ہوئی جگہ کی تنگی کے پیش نظر اس کا ایک حصہ شائع کیا جا رہا ہے۔ باقی انشاء اللہ بعد میں شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں کی قربانی کو قبول فرمائے اور دوسری بہنوں کے لئے نمونہ بنائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

نام	رقم
حضرت ام ناصر احمد حرم اوّل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی	-/۵۰ روپے
حضرت ام متین صاحبہ حرم ثالث	-/-/۵۰
سیّدہ ام داؤد صاحبہ	-/-/۵۰
صاحبزادی سیّدہ ناصرہ بیگم صاحبہ	-/-/۱۰۰
صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ	-/-/۳۰
صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ	-/-/۲۵
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت ملک عمر علی صاحب	-/-/۲۰
استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ	-/-/۵۱
استانی حمیدہ بیگم صاحبہ	-/-/۵۳
عابدہ خانم صاحبہ بنت چوہدری ابوالہاشم خان مرحوم	-/-/۵۱
سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مبارک احمد صاحب	-/-/۳۲
رقیہ صادق صاحبہ	-/-/۴۰
فاطمہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ کرم دین صاحب	-/-/۳۰
نورانہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالحمید صاحب آصف	-/-/۳۵
سراج بی صاحبہ کلرک لجنہ اماء اللہ معہ والدہ و بچی	-/-/۵۱
ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب	-/-/۱۰۰
فاطمہ بی بی صاحبہ والدہ محمد عبداللہ صاحب	-/-/۵
محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب	-/-/۵۰

نام	زیور
سیدہ بیگم صاحبہ بیگم ملک عمر علی صاحب	بندی طلائی
عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد صادق صاحب واقف زندگی	کانٹا "
ناصرہ بیگم صاحبہ بنت محمد ظریف صاحب	انگوٹھی "
بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ اللہ بخش صاحب حلوائی	زیور نقرئی
امۃ السلام بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری صلاح الدین احمد بی اے	انگوٹھی طلائی
از طرف شریفہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ قریشی محمد اکمل صاحب	ہار نقرئی
رشیدہ بنت عبدالراشد صاحب	کڑا نقرئی
حمیدہ " " "	کڑا نقرئی
نسیم اختر صاحبہ بنت اللہ بخش صاحب	چوڑیاں نقرئی دو عدد

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

۹

- ۱۵۷۵۱ = مولوی محمد اسمعیل صاحب = ۱۳ رمئی ۵۰ء
- ۲۰۱۴۷ = عبد اللہ صاحب "
- ۲۰۹۴۱ = ملک محمد حسین صاحب "
- ۲۳۰۴۳ = فقیر اللہ صاحب "
- ۲۳۰۴۴ = چغتائی صاحب "
- ۲۳۰۶۷ = حافظ اللہ بخش صاحب "
- ۲۳۰۹۲ = بشیر احمد صاحب "
- ۲۳۱۲۹ = کوارٹر ماسٹر امام الدین صاحب "
- ۸۱۰ = ملک نیاز محمد صاحب ۱۴ رمئی ۵۰ء
- ۱۴۸۶۵ = چوہدری محمد منصف خان صاحب "
- ۲۳۱۱۴ = محمد عبد اللہ صاحب "
- ۲۳۱۷۵ = جمعدار عبد المنان صاحب "
- ۶۳۳ = سید عبد الحی صاحب ۱۵ رمئی ۵۰ء
- ۱۸۵۱۴ = ممتاز نبی صاحب "
- ۱۸۲۰۵ = محمود احمد صاحب "
- ۲۰۴۰۸ = سید ارتضیٰ احمد صاحب ۱۵ رمئی ۵۰ء
- ۲۰۵۲۱ = میاں یوسف علی صاحب "
- ۲۰۹۴۵ = عبد المومن صاحب "
- ۲۱۸۵۹ = علی قاسم صاحب "
- ۲۱۶۷۰ = انجمن احمدیہ وزیرآباد "
- ۱۷۷۷۱ = سجاد الرحمٰن صاحب = ۱۶ رمئی ۵۰ء
- ۱۵۲۸۲ = محمد حنیف صاحب "
- ۲۰۸۷۵ = ملک نصر اللہ خان صاحب "
- ۲۰۹۵۰ = ڈاکٹر جلال الدین صاحب "
- ۲۱۴۰۰ = محمد اقبال صاحب "
- ۲۱۴۷۵ = محمد صدیق صاحب "
- ۲۱۲۴۲ = عبد اللہ اینڈ کو "
- ۲۱۲۴۹ امام بخش صاحب "
- ۲۱۷۵۸ غلام رسول صاحب "
- ۲۱۷۶۳ عبد الرحیم صاحب "

(باقی)

اجلاس جناب افسر مال بہادر ضلع گجرات بر اختیارات کلکٹر

برکت علی شاہ ولد حسین شاہ بذاتہ و نیز برائے مفاد مد علی برادر حقیقی خود و دیگر حصہ داران مسمیاں عابد حسین ولد حسین شاہ۔ رحمت شاہ ولد عالم شاہ۔ قائم حسین ولد عالم شاہ قوم سید سکنہ گجن۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

بنام

سردار سنگھ ولد گوراندتہ مل قوم اروڑہ سکنہ گجن۔ تحصیل پھالیہ حال ملک ہندوستان
دعویٰ فک الرہن رقبہ ۱۶ کنال واقعہ موضع گجن۔ تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر اسے کسی قسم کا کوئی عذر ہو تو مورخہ ۱۷/۵/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۱۴/۴/۵۰

دستخط حاکم ......

مہر عدالت ....

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

یکم جون ۱۹۵۰ء کو دن کے چار بجے تک این۔ ڈبلیو۔ ریلوے کے سلیپر کنٹرول آفیسر کو اس کے دفتر میں دیودار۔ چیل۔ کیل اور فر کے پہاڑ پر چیرے ہوئے بی۔ جی کے فرسٹ کلاس سیکنڈ کلاس اور تھرڈ کلاس پچاس ہزار شہتیروں کی سپلائی کیلئے ٹنڈر مطلوب ہیں ریلوے کے کسی سٹیشن کا الف، او، آر قابل قبول ہوگا۔ ڈلیوری کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ۱۹۵۱ء ہے۔ ہر صنف اور کلاس کیلئے علیحدہ علیحدہ نرخنامہ لکھا جانا ضروری ہے۔ ٹنڈر دینے والوں کو ثابت کرنا ہوگا۔ کہ وہ جنگل کے ٹھیکیدار ہیں۔ یا ٹنڈر میں مذکور شدہ لاٹوں کے مالک ہیں۔ ٹنڈر کے فارم این۔ ڈبلیو ریلوے کے سلیپر کنٹرول آفس پانچ روپے نقد یا منی آرڈر کے ذریعہ حاصل کئے جاسکتے ہیں:۔

اے۔ اے شاہ:۔ سلیپر کنٹرول آفیسر
ویسٹ پاکستان گروپ سلیپر پول این۔ ڈبلیو۔ ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس مائیٹ بلاک
ایمپرس روڈ — لاہور

سنگاپور میں ایک خطرناک اشتراکی سازش کا انکشاف

سنگاپور ۲ر مئی۔ جمعہ کے دن گورنر سر ہنیلن گمسن پر جو ناکام حملہ ہوا تھا۔ اس کی تفتیش کرتے ہوئے پولیس نے اعلان کیا ہے کہ مشتبہ مجرم کے تعاقب میں انہیں ایک ایسی سازش کا پتہ چلا ہے جس کے ماتحت ساری نو آبادی میں قتل آتشزنی اور لوٹ مار شروع ہونے والی تھی۔ پولیس نے بتایا کہ انہوں نے چھاپے مار کر ملایائی اشتراکی جماعت کی سنگاپور کمیٹی کے نوارکان کو گرفتار کیا ہے اور دہشت پسندی کی جو تحریک شروع ہونے والی تھی۔ اس کی تفصیل کا پتہ لگایا ہے۔

خفیہ پولیس والوں نے مشتبہ شخص کو شہر کے مضافات میں ٹینوں سے پٹی ہوئی ایک جھونپڑی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ پولیس کی کمک بلائی گئی۔ جس نے علاقہ کو گھیر لیا اور مزید چار آدمیوں کی ہمراہی میں جب وہ باہر نکلا تو پانچوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس جھونپڑی میں پولیس کو ایسے روزنامچے اور دستاویزیں ملیں۔ جس میں سازش کی مکمل تفصیل درج ہے۔ ان کاغذات کے مطابق ان کے قتل کی فہرست پر تین سرکردہ شہریوں کے نام ہیں۔ چینی ایوان تجارت کے ایک ربڑ کے کارخانہ اور گوداموں کو بھی جو سنگاپور کی بندرگاہ کے احاطہ میں واقع ہیں آگ لگائی جانیوالی تھی۔

حاصل شدہ کاغذات کے مطابق دوسرے اشتراکیوں کو ہدایت تھی کہ لیبر یونینوں کو ہڑتالیں کرانے کی ترغیب دی جائے۔ ان کاغذات پر ملایا کی اشتراکی جماعت، سنگاپور کی اینٹی برٹش لیگ اور ملایا کی فوج آزادی کی مہریں ہیں۔ پولیس نے بڑی پھرتی سے کام کیا۔ اور ان کاغذات کے حاصل ہوتے ہی وہ کمیٹی کے بقیہ ارکان کی گرفتاری کے لئے روانہ ہو گئی۔ مزید چار اشخاص گرفتار ہوئے لیکن پانچواں فرار ہو گیا کہا جاتا ہے کہ یہ تمام افراد چینی ہیں (اسٹار)

مسٹر یوسف ہارون وزیر اعظم سندھ مستعفی ہو جائینگے؟

کراچی ۲ر مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ کے موجودہ وزیر اعظم بہت جلد کسی ملک میں پاکستان کے سفیر مقرر ہونے والے ہیں۔ اسلئے سندھ کا بینہ میں بہت جلد تبدیلی کا امکان ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ۸ر مئی کو سندھ اسمبلی لیگ پارٹی کا جو اجلاس ہونے والا ہے اس میں تنسیخ زمینداری کے علاوہ اسمبلی لیگ پارٹی کے آئندہ لیڈر کے انتخاب کا مسئلہ بھی پیش ہوگا۔

اگرچہ مسٹر یوسف ہارون نے اس خبر کی تردید یا تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر سندھ صوبہ مسلم لیگ کے صدر مسٹر ایوب کھوڑو نے اس خبر کی تصدیق کی ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ وہ پارٹی کے لیڈر کے انتخاب میں حصہ لیں گے یا نہیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ پارٹی کے ممبروں کی اکثریت نے مجھے یہ عہدہ قبول کرنے پر زور دیا ہے۔ مگر میں متعدد وجوہات کی بنا پر یہ عہدہ فی الحال قبول نہیں کر سکتا۔ انہوں نے بہرحال اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ اس بات کا امکان ہے کہ وہ اگست کے شروع ۴ میں اس عہدہ کو قبول کر لیں۔

آسام کا اقلیتی کمیشن

گوہاٹی ۲ مئی۔ معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ آسام کانگریس پارلیمنٹری پارٹی کی مجلس عاملہ نے اپنے جلسہ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ آسام کے اقلیتی کمیشن کے لئے مجلس عاملہ بخود اقلیت کا کوئی نمائندہ منتخب نہیں کرے گی۔ اس کمیشن میں اکثریت کی نمائندگی کے لئے مجلس عاملہ نے مسٹر کلینی کمار سین کو اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے

ہوائی راستوں کے متعلق گفت و شنید ملتوی ہو گئی

قاہرہ ۲ر مئی۔ گذشتہ ہفتہ یہاں عراق اور مصر کے درمیان ہوائی راستوں کے متعلق جو گفت و شنید شروع ہوئی تھی۔ اس میں تعطل رونما ہو گیا ہے۔ یہ تعطل اس وقت تک قائم رہے گا۔ جب تک عراق مصر کی اس درخواست کا جواب نہ دیدے کہ اس کے ہوائی جہازوں کو طہران، کویت اور بحرین جانے کے لئے عراق سے گذرنے کی اجازت دی جائے

پاک و بھارت کے درمیان کانفرنس کا امکان ہے

کراچی ۲ مئی۔ بھارت کی مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں کو جائداد متروکہ کے متعلق بھارتی قوانین کو استعمال کرتے وقت نرمی برتنے کی جو ہدایات بھیجی ہیں پاکستان کے سرکاری حلقوں نے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ ان حلقوں کا یہ کہنا ہے کہ اس سلسلہ میں پاکستان کو کسی قسم کی ہدایات دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ پاکستان کے قوانین پہلے ہی سے بہت نرم ہیں۔ بھارتی پریس کی اس خبر کے متعلق کہ جائداد متروکہ کے مسئلہ پر اس ماہ کے وسط میں دہلی میں دونوں ملکوں کی ایک کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ خواجہ شہاب الدین نے کہا کہ اس کانفرنس کے انعقاد کا امکان تو ہے لیکن ابھی اس کے متعلق تفصیلات وغیرہ طے نہیں ہوئی ہیں۔

شام و لبنان کی تجارتی نزاع

دمشق ۲ر مئی۔ نیم سرکاری ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ عرب لیگ کے سیکرٹیریٹ نے شام اور لبنان کی حکومتوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنی نزاع بین الاقوامی عدالت انصاف کے سامنے پیش نہ کریں۔ بلکہ خود ہی دوستانہ طور پر ایک حل معلوم کرنے کی کوشش کریں (اسٹار)

بین العرب ٹیلیفون سروس

دمشق ۲ر مئی۔ مصر کے سرکاری محکمہ ٹیلیفون کے اسسٹنٹ چیف انجینیر مسٹر مصطفٰے ابراہیم دمشق پہنچے ہیں۔ مصری حکومت نے انہیں ایک بین العرب ٹیلیفونی سروس کی اسکیم تیار کرنے کے لئے متعین کیا ہے۔ وہ پرانی سروس کو بھی تبدیل کریں گے۔ کیونکہ یہودی حکومت قائم ہو جانے کی وجہ سے وہ ناقابل استعمال ہو گئی ہے اس کا سلسلہ یہودیوں کے زیر کنٹرول علاقوں سے بھی گذرتا ہے۔ (اسٹار)

دمشق ۲ر مئی اردن کی فٹ بال کی ایک قومی ٹیم یہاں پہنچی ہے وہ یہاں شام کی ٹیموں کے خلاف میچ کھیلے گی۔ شام کی ایک نمائندہ ٹیم بھی عمان گئی ہے۔ (اسٹار)

مشرقی پاکستان میں چیچک اور ہیضہ کا زور

کراچی ۲ر مئی۔ مشرقی پاکستان میں چیچک اور ہیضہ کی وبا اور شدت اختیار کر گئی ہے۔ پاکستانی وزارت صحت نے جو تازہ اعداد و شمار پیش کئے ہیں۔ ان کے مطابق ۲۵ مارچ تک ایک ہفتہ کے دوران میں مشرقی بنگال میں بارہ سو اکانوے افراد ہیضہ میں مبتلا ہوئے۔ جن میں سات سو ایک افراد ہلاک ہو گئے۔

اس کے علاوہ اسی ایک ہفتہ میں چھ سو پندرہ افراد پر چیچک کا حملہ ہوا۔ جن میں سے ایک سو باسٹھ افراد فوت ہوئے ۲۵ر مارچ سے پہلے ۱۸ر مارچ تک ایک ہفتہ میں ۱۵۵۷ افراد ہیضہ اور چیچک سے ہلاک ہوئے تھے۔

ان ہی سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۷ر مارچ سے ۲۵ مارچ تک ۴۲۸۴ افراد ہیضہ و چیچک میں مبتلا ہوئے۔ جن میں دو ہزار بیس فرد ہلاک ہو گئے۔

ان وباؤں سے مشرقی پاکستان کے جو علاقے سب سے زیادہ متاثر ہیں۔ ان میں ضلع فرید پور کا نام سرفہرست ہے اسکے بعد باقرگنج اور ڈھاکہ کے اضلاع کا نمبر آتا ہے۔ چاٹگام، کھلنا اور بیرا کے اضلاع بھی ان وباؤں سے پاک نہیں ہیں۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔

یعنی قرآن کریم ایسا صحیفہ ہے جس میں متقیوں کے لئے ہدایت یعنی زندگی کا لائحہ عمل ہے۔ اور متقی وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں۔

رزقنٰھم میں دونوں چیزیں شامل ہیں۔ پیداوار اور ذرائع پیداوار۔ اللہ تعالےٰ متقیوں کا طریق عمل یہ بتاتا ہے کہ جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ اگر ذرائع پیداوار افراد کی ملکیت نہیں بن سکتے تو یہ حکم کس طرح دیا جا سکتا تھا۔ یقیناً ذرائع پیداوار میں زمین بھی داخل ہے بلکہ بدرجہ اولیٰ داخل ہے۔ اگر ذرائع پیداوار کو قومی ملکیت بنا دیا جائے تو یقیناً متقی بننے کے لئے قرآن کریم کو از سر نو لکھنا پڑے گا اور ینفقون کو حذف کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ذرائع پیداوار افراد کے اختیار میں ہی نہ رہے تو انفاق کے معنی ہی بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ قرآن کریم کا خطاب افراد سے بالعموم ہے اور حکومت کی طرف روئے سخن صرف مخصوص معاملات تک محدود ہے قرآن کریم میں انفرادی حکومت کو مسلمہ گردان کر انفاق یا ملکیت کے استعمال کے لئے لائحہ فلاح بتایا گیا ہے۔ اگر جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے تمام ملکیتیں حکومت کے قبضہ میں منتقل ہو جانا تھیں تو یقیناً اللہ تعالےٰ کا انداز خطاب مختلف ہونا چاہیئے تھا۔ اگر ایسی بات قرآن کریم کے مدنظر ہوتی تو قرآن کریم میں کبھی وہ احکام نہ آتے جو انفاق کے متعلق ہیں اور پھر

لا تزر وازرۃ وزر اخرٰی

یعنی کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک انفرادی فلاح ہی معاشرہ کی بنیاد ہے اور انفرادی فلاح اس وقت تک ناممکن ہے جب تک الارض للہ کے مطابق افراد کو اشیائے زندگی پر جن میں ذرائع پیداوار بھی شامل ہیں پورا پورا اختیار نہ دیا جائے اس لئے الارض للہ کے معنی حکومت کی ملکیت کے کرنا اللہ تعالےٰ کے دونوں تکوینی اور تشریعی قانون کے خلاف ہے۔

درخواست دعا:۔ عرض ہے کہ لفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالکریم آف گوجرانوالہ کا لڑکا عبدالرشید متعلم F.Sc سول ہسپتال راولپنڈی میں بیمار ہے احباب صحت عاجلہ و کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ کرم الدین صوبیدار چک ۹۶ گ ب لائلپور